دہشت گرد کون ہیں؟

حضرت مولانا محمد صدیق
شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریباً تمام سربراہ وقتاً فوقتاً اعلان کر چکے ہیں کہ ہم دہشت گردی کو ختم کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور خصوصاً صدر پاکستان جہاں کہیں بھی دورے پر گئے وہاں مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دہشت گردی کے ختم کرنے میں ہم ایک دوسرے کا تعاون کریں گے۔

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دہشت گردی کی تعریف کسی اعلان میں نہیں کی گئی حتی کہ اعلان مکہ میں بھی دہشت گردی کی وضاحت نہیں کی گئی۔ بظاہر ان کے نزدیک دہشت گردی صرف یہ ہے کہ جو امریکہ مخالف جہادی تنظیموں کی مدد کرتا ہے یا امریکہ کی پالیسیوں کے خلاف ذہن رکھتا ہے اس کو دہشت گرد قرار دے کر القاعدہ کا ساتھی قرار دیا گیا ہے اور گرفتار امریکہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا منظر عام سے غائب کر دیا جاتا ہے جس کا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا کہ زندہ ہے یا مردہ، اپنے ملک میں ہے یا کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ان سربراہان کے ہاں دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں اس لئے مرعوب ہونے کی وجہ سے یہ امریکہ کی بتائی ہوئی دہشت گردی کو ہی دہشت گردی سمجھتے ہیں۔

دہشت گردی کی تعریف: غیاث اللغات، ص:۲۱۹ میں دہشت کا معنی حیرت اور سراسیمگی لکھا ہے اور 267 پر سراسیمہ کا معنی شوریدہ یعنی پریشان لکھا ہے پس سراسیمگی کا معنی ہوا پریشانی، اور مصباح اللغات، ص:239 پر دھشاً کا معنی متحیر ہونا لکھا ہے۔ ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ دہشت کا معنی ”حیرانی، پریشانی، مدہوشی“ ہے، اور دہشت گرد کا معنی ”حیرانی، پریشانی اور مدہوشی پھیلانے والا ہے، لہٰذا ہر وہ شخص جو انسانوں میں پریشانی پھیلاتا ہے، ”دہشت گرد“ ہے۔ زیادہ تر اس کا استعمال ان امور کے نقصان کرنے والے پر کیا جاتا ہے جن کو انسان اپنے لئے ضروری اور قیمتی سمجھتا ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان ضروری اور قیمتی اشیاء کی نشان دہی فرمائی ہے، جس سے دہشت گردی کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ”عن سعید بن زید قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید“. جو شخص اپنا جان، مال، دین اور اہل بچاتا ہوا قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔ اسی طرح دوسری حدیث میں وارد ہے:

"من قتل دون داره فهو شهيد ومن قتل دون عرضه فهو شهيد" جو شخص اپنا گھر اور عزت بچاتا ہوا قتل کیا گیا، وہ شہید ہے۔

ان مذکورہ اشیاء جان، مال، دین، اہل، گھر، عزت کو بچاتا ہوا جو شخص قتل کیا جاتا ہے وہ شہید ہے اور جو اِن چیزوں پر حملہ کرکے قتل کرتا ہے یا لوٹتا ہے وہ مخلوق خدا کو پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنی طاقت کے زور پر ان کو مارتا ہے وہ ''دہشت گرد'' اور ظالم ہے۔ اس سے دو اَمر ثابت ہوئے: (۱) کسی کی جان، مال، عزت پر حملہ کرنے والا ''دہشت گرد'' ہے، (۲) دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے۔ اور ردِ عمل میں دہشت گرد کو مارنے والا مجاہد ہے، دہشت گرد نہیں۔

حضور ﷺ کی توہین کرنے والا دہشت گرد ہے: (۱) حضور ﷺ کی توہین کرنے والا ایک شخص کو نہیں، بلکہ کل امتِ مسلمہ کو پریشانی میں مبتلا کرنے والا ہے، لہٰذا یہ سب سے بڑا دہشت گرد ہوا۔ (۲) حضور ﷺ کو ایذا پہنچانے والا قرآن پاک کی رو سے واجب القتل ہے، آیت مبارکہ: ﴿ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة واعد لهم عذاباً اليماً﴾ بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں، ان کے لئے دنیا میں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔ دنیا میں لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا لہٰذا یہ جرم قابل قتل ہوا، تو مجرم کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔ (۳) جس کارروائی کے ردِ عمل میں قتل کی کارروائی ہو وہ دہشت گردی ہے، اور توہین رسالت ﷺ کے ردِ عمل میں قتل کرنے کے واقعات معروف ہیں، متحدہ ہندوستان میں غازی علم الدین اور پاکستان سندھ میں حاجی مانک کا قصہ معروف ہے۔ (۴) جس ذات کی عزت پر مسلمان جان، مال اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اس کی توہین کا بدلہ لینے کے لئے تمام مسلمان اپنی جان، مال، اولاد، عزت قربان کرنے کے لئے تیار ہیں اس لئے توہین رسالت ﷺ کو بہت بڑی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔ (۵) اسلام میں ڈاکہ، قتل، زنا کی سزا قتل ہے، تمام اقوام ڈاکو، زانی کو دہشت گرد قرار دیتی ہیں اسی طرح اسلام میں توہین رسالت ﷺ موجبِ قتل جرم ہے، لہٰذا اس کو بھی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

خلاصہ: توہینِ رسالت ﷺ دہشت گردی ہے، اور حالیہ احتجاجات کو تمام مسلمان ملکوں میں پریشانی، بے قراری کے پیدا ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان سربراہوں سے درخواست: (۱) اپنے ملکوں میں عدالتوں کے ذریعے پاس کروائیں کہ توہینِ رسالت کرنے والا دہشت گرد ہے، اور تمام مسلمان عدالتیں اس توہین کو دہشت گردی قرار دیں، نیز اقوام متحدہ سے بھی توہین انبیاء علیہم السلام کو دہشت گردی قرار دلایا جائے۔ (۲) تمام مسلمان سربراہ اعلان کریں کہ توہین رسالت کرنے والا ہمارے قانون کے لحاظ سے دہشت گرد ہے۔ اور اس کی سزا قتل ہے، لہٰذا توہین رسالت کرنے والے مجرم کو ہمارے حوالے کیا جائے۔

(۳) جب تک یورپی مالک ان دہشت گردوں کو مسلم سربراہان کے حوالے نہ کریں، اس وقت تک تمام مسلم سربراہ جو امریکہ کے نزدیک دہشت گرد ہیں ان کی حوالگی کا عمل مؤخر کریں۔

صدر امریکہ کا دورہ حوالگی دہشت گرداں کے لئے تھا، صدر مملکت جرأت کر کے کہیں کہ پہلے تم ہمارے دہشت گردوں کو حوالہ کردو، تب ہم تمہارے دہشت گرد حوالے کریں گے۔ (۴) مسلم سربراہ اعلان کریں کہ آزادی رائے کہہ کر توہین رسالت ﷺ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ☆ کیا آزادی رائے میں حکومت کے خلاف بغاوت کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ ☆ کیا آزادی رائے کہہ کر بین الاقوامی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی جاسکتی ہے؟ ☆ کیا آزادی رائے کہہ کر حضرت عیسیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ ☆ کیا آزادی رائے کہہ کر صدرِ مملکت کو گالیاں دی جاسکتی ہیں؟

علیٰ ہذا ایسے کتنے امور ہیں جن میں آزادی رائے کے باوجود ارتکاب کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح آزادی کا سہارا لے کر حضور ﷺ کی توہین آمیز خاکہ جات شائع کر کے اس دہشت گردی کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔

خدارا مسلم سربراہ ناموس رسالت ﷺ کا سودا نہ کریں: آج کل معلوم ہوا ہے کہ سربراہ حضرات ناموس رسالت ﷺ کی تحریک کو روکنے کے لئے مندرجہ ذیل امور بیان کرتے ہیں:

(۱) تجارت میں خسارہ ہوگا۔ (۲) ضروریات زندگی تنگ ہوجائیں گی۔ (۳) دوائیوں کے بائیکاٹ سے مریض سسک سسک کر مر جائیں گے۔ (۴) غیر ملکی کمپنیاں جو ہمارے ملک میں کاروبار کی دلچسپی رکھتی ہیں وہ کاروبار چھوڑ دیں گی تو ملک کی ترقی رک جائے گی۔ علیٰ ہذا اور بھی امور ان لوگوں کو تحریک سے روکنے کے لئے ذکر کئے جاتے ہیں۔

ان تمام امور کا جواب اللہ تعالیٰ پہلے ہی قرآن پاک میں فرما چکے ہیں: ﴿قل ان كان آباؤ كم وابناؤ كم واخوانكم وازواجكم وعشيرتكم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجهاد في سبيله فتربصوا حتى يأتي الله بامره والله لايهدي القوم الفاسقين﴾ (سورة توبه: ٢٤)۔ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بیویاں اور کنبے اور جو مال تم نے کمائے ہیں اور وہ سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو زیادہ پیاری ہیں، اللہ اور اس کے رسول اور لڑنے سے اور اس کے راستے میں، انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں دکھلاتا۔

☆......☆......☆